جمیل احمد بٹ

۱۹ فروری ۲۰۱۷ء

حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی خدمتِ قرآن

یہ مضمون حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی عظیم الشان خدمتِ قرآن کا ایک مختصر سا جائزہ لینے کی کوشش ہے۔

پیش گوئی مصلح موعود کی ایک غرض: پیشگوئی مصلح موعود کا ایک مقصد الہام الٰہی میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ

'تا کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو'۔ اور شائد اسی غرض سے مصلح موعود کیلئے یہ بھی مقدر کیا گیا تھا کہ

'وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ نمبر ۹۵ بار دوم ربوہ))

غالبًا اسی پس منظر میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (اللہ آپ سے راضی ہو) کی دُور بین عارف نگاہوں نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو موعود مصلح کے روپ میں دیکھا تو اپنے شاگردوں میں سے ایک کو یہ ہدایت فرمائی کہ

'اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہوا تو بعد ازاں میاں (محمود) صاحب سے پڑھ لینا'۔

(ارشاد یکم اپریل ۱۹۱۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد جلد سوم صفحہ نمبر ۳۴۲ نیا ایڈیشن نظارتِ اشاعت ربوہ)

آپ کی بنیادی قرآنی تعلیم: آپ کی یہ نصیحت اس حقیقت کے باوجود تھی کہ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے زمانۂ طالبِ علمی میں صرف ۳ ماہ با قاعدہ قرآنِ مجید پڑھا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (اللہ آپ سے راضی ہو) خود جلد جلد پڑھتے جاتے تھے اور آپ صرف سنتے رہتے تھے۔

عطائے الٰہی: اس طرح یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کو علمِ قرآن خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور خوب دیا۔ آپ نے خود اس کا یوں اظہار فرمایا:

'مَیں وہ شخص تھا جسے علومِ ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔۔۔خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے اور اس زمانے میں اس نے قرآن سکھانے کیلئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے'۔ (الموعود تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۶۴۷ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

'اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک امّتِ مسلمہ اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے'۔ (خلافت راشدہ تقریر جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

معارفِ قرآنی کے بیان کیلئے دعوتِ مقابلہ: اس علمِ قرآن کے اظہار کیلئے آپ نے دنیا کو کھلے چیلنج دیئے۔ جیسا کہ فرمایا:

'مَیں نے بار ہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارفِ قرآن میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ مَیں کوئی مامور نہیں ہوں۔ مگر کوئی اس کیلئے تیار نہیں ہوا'۔

(تحقیقِ حق کا صحیح طریق، تقریر فرمودہ ۸ پریل ۱۹۳۴ء بمقام لائل پور، بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۱ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

’اب بھی مَیں دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآنِ مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا یہ تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق ومعارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے‘ ۔(تقریر جلسہ مصلح موعود دہلی ۱۹۴۴ء)

’قرآنِ مجید کی وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی اور کسی کتاب کو حاصل نہیں ۔اگر کسی کو یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو مَیں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے‘ ۔(فضائل القرآن، تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء، بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مقابلہ نہ ہو سکا : کوئی مخالف مقابل سامنے نہ آیا۔ جماعت کے ایک بڑے مخالف مولوی ظفر علی خان کا اس بارے میں یہ موقف تھا کہ:
’کان کھول کر سُنو۔تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے‘۔
(ایک خوفناک سازش مؤلفہ مولوی مظہر علی اظہر صفحہ نمبر ۱۹۶)

خدمت قرآن کے مستقل مراکز کا قیام: حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کے علوم کی اشاعت کے لئے اکنافِ عالم میں مشن ہاؤسز اور مساجد تعمیر کروا یں جو شب و روز اس خدمت پر مامور رہے۔اور اب بھی خدمتِ قرآن کے مستقل اعلیٰ مراکز ہیں۔آپ کے عہد مبارک میں ۱۶ بیرونی ممالک میں ۳۱۱ مساجد تعمیر ہوئیں اور آپ نے دنیا کے ۴۶ ملکوں میں ۱۶۴ مبشرین بھجوائے۔(بحوالہ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ، حضرت مصلح موعود نمبر ۲۰۰۹ء صفحہ ۶۶۔۶۷)

خدمتِ قرآن کے رنگ : اپنے اس خداداد علم کے ذریعہ حضرت مصلحِ موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے جو خدمتِ قرآن کی اس کے نمایاں مظاہر نصف صدی پر پھیلے ہوئے ہیں یعنی اُس پہلے درسِ قرآن سے جو آپ نے ۱۹۱۰ء میں دیا تفسیرِ کبیر کی آخری جلد تک جو ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔آپ کے کم وبیش دو ہزار خطباتِ جمعہ، عیدین کے خطبات، جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب اور جلسوں میں ہزاروں پُر معارف تقاریر سب کی سب قرآنی مضامین کے بیان پر مشتمل ہیں۔ان تقاریر وخطبات کے علاوہ بڑی تعداد میں آپ کی مستقل تصانیف بھی انوارِ قرآنی کی بارش کی طرح ہیں۔

خدمتِ قرآن کی روئداد کے اس پھیلے ہوئے مضمون میں سے پانچ امور کسی قدر وضاحت سے پیش ہیں:

۱۔ درسِ قرآن :

آپ نے ۱۹۱۰ء میں بعمر ۲۱ سال درسِ قرآن دینا شروع کیا۔دو سال بعد وسط ۱۹۱۳ء میں یہ درس روزانہ دو دفعہ ہونے لگا۔ ۱۹۲۸ء میں آپ نے ایک خاص درس کا اہتمام کیا جو پورے ایک ماہ روزانہ جاری رہا۔ابتداً اُس کا دورانیہ ساڑھے تین گھنٹہ تھا لیکن جلد اس میں اضافہ ہو گیا اور اختتامی درس رات ۱۱ بجے تک جاری رہا۔دور ونزدیک سے بڑی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ان کے علاوہ بھی آپ کا درسِ قرآن کسی نہ کسی شکل میں ہمیشہ جاری رہا۔آپ نے بارہا نظامِ جماعت کو درسوں کا انتظام کرنے اور احباب کو گھروں میں درسِ قرآن کے اہتمام کی بھی تلقین فرمائی جیسے یہ ارشاد :
’قرآنِ کریم پڑھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ درس جاری کیا جائے۔ بہت سی ٹھوکریں لوگوں کو اس لئے لگتی ہیں کہ وہ قرآنِ کریم پر تدبر نہیں کرتے پس

ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآنِ کریم کا درس جاری کیا جائے'۔
(تقریر دل پذیر فرمودہ جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۷ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۹۲ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

۲۔ مضامینِ قرآن کا بیان :

حضرت مصلح موعودؓ کی تمام تحریریں اور خطابات ایک رنگ میں کسی نہ کسی قرآنی مضمون کا بیان ہیں۔ان میں سے دو درج ذیل ہیں۔

i۔فضائل القرآن: حضرت مصلحِ موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے ۱۹۲۸ء کے جلسہ سالانہ پر ایک سلسلۂ تقاریر بعنوان 'فضائل القرآن' شروع کیا۔جو اگلے چار سال مسلسل جاری رہا اور پھر کچھ وقفہ کے بعد ۱۹۳۶ء میں ایک اور تقریر فرمائی۔ان چھے تقاریر میں آپ نے قرآنِ کریم سے متعلق سینکڑوں مضامین بیان فرمائے۔جیسے حفاظت،جمع اور ترتیبِ قرآن، متشابہات اور مقطعات کا حل، قرآنی فضیلت کی وجوہات، اعتراضات کا ردّ، قرآنی علوم سے استفادہ کے اصول، قرآنی تعلیم بابت صدقہ وخیرات،عورتوں اور مَردوں کی ذمہ داریاں اور حقوق وغیرہ۔ان کے مطالعہ سے قرآنِ کریم کی فصاحت و بلاغت اور معانی وتفسیر کے عجیب رنگ ظاہر ہوتے ہیں۔اصولِ تفسیرِ قرآن کا اہم مضمون بھی ان میں مفصل بیان ہوا ہے۔

ii۔ دیباچہ تفسیر القرآن: یہ آپ کی ایک عظیم تصنیف ہے۔جو قرآنِ کریم کے انگریزی تفسیری نوٹس کی اشاعت کے موقع پر آپ نے ۱۹۴۸ء میں املاء کروائی ۔اس میں قرآن سے متعلق بہت سے اہم مضامین بڑی وضاحت سے بیان فرمائے۔ان میں جمع قرآن، حفاظتِ قرآن، ترتیبِ قرآن، قرآنِ مجید کی پیش گوئیاں، معجزات، اسلامی عبادات، اخلاق، پیدائشِ عالم، پیدائشِ روح اور حیات بعد الموت شامل ہیں۔
یہ کتاب سوا تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور انگریزی اور اردو میں شائع ہوئی۔

۳۔ تفسیرِ کبیر :

حضرت مصلحِ موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی تفسیرِ کبیر کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے والی ایک عظیم خدمتِ قرآن ہے۔یہ تفسیر ۵۹۰۷ صفحوں پر مشتمل ہے جو اول دس جلدوں میں ۲۲ سالوں کے دوران آپ نے خود شائع فرمائی اور ایک جلد آپ کے دروس سے یکجا کر کے شائع کی گئی۔
گو یہ تفسیر صرف ۱۳ پاروں کا احاطہ کرتی ہے لیکن علم ومعرفت کا ایک سمندر ہے اور بہت سارے مشکل مقامات اور مضامین کی حقیت خوب روشن کرتی ہے۔مثلاً کلامِ الٰہی کے امتیاز، ترتیبِ نزول اور موجودہ ترتیب میں اختلاف کی حکمت، انبیاء کے ذکر کی قرآنی ترتیب کی حکمت، قرآنی تمثیلات، استعارات اور حروفِ مقطعات کی پُرحکمت تشریح، قرآنی قسموں کی حقیقت، دعا کے اصول، قرآنی پیش گوئیاں، جن وانس کی حقیقت، شیطان اور سجدۂ آدم، ذوالقرنین، من وسلویٰ، اصحاب کہف،عرشِ الٰہی، پیدائشِ عالم اور تخلیقِ آدم وغیرہ۔

ان تھک محنت : اس عظیم کام کو حضور نے جس محنت اور لگن سے کیا اُس کے بارے میں آپ کی اہلیہ حضرت سیدہ اُمِ متینؒ نے یہ شہادت دی:
'جن دنوں میں تفسیرِ کبیر لکھی نہ آرام کا خیال رہتا تھا، نہ سونے کا، نہ کھانے کا،بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہوجائے، رات کو عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھتے تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی اذان ہوگئی' ۔

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء بحوالہ تاریخ احمدیت ازمولانا دوست محمد صاحب شاہد جلد ۸ صفحہ نمبر ۳۰ نیا ایڈیشن نظارتِ اشاعت ربوہ)

خاص حفاظت : خدمتِ قرآن کے اس کام کی جو اہمیت آپ کی نظر میں تھی اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ابھی تین جلدیں شائع ہوئی تھیں کہ ہجرت کا واقعہ ہوگیا۔حضور نے قادیان سے انخلاء آبادی کی جو ہدایات دیں اُن میں اپنی کسی جائداد اور اولاد سے پہلے تفسیر کی حفاظت کو رکھا اور فرمایا کہ:
'جو کنوائے۔۔آئے اس کے ساتھ تفسیر کے تین بکس دفتر سے ضرور بھجوا دیں اور مولوی محمد یعقوب کو تا کہ دو چار دن میں تفسیر کی آخری جلد مکمل کر دوں۔تا کہ اس کی طرف سے دل جمعی ہو جائے'۔(تاریخِ احمدیت جلد ۸ ازمولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ ۱۴۵ نیا ایڈیشن نظارتِ اشاعت ربوہ)

مالی مدد : تفسیرِ کبیر کیلئے اپنی علمی اور دماغی صلاحیت کو وقف کرنے کے ساتھ آپ نے گرانقدر مالی مدد بھی دی جیسا کہ فرمایا:
'پارہ عمّ کی تفسیر کی طباعت کے لئے مَیں نے دس ہزار روپیہ دیا ہے اور یہ پارہ اس رقم سے شائع کیا جائے گا۔یہ رقم اور اس کا منافع بطور صدقہ جاریہ میری مرحومہ بیوی مریم بیگم امِ طاہر غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَ ااحسَنَ مَثوٰھَا کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے وقف رہے گی'۔
(تفسیرِ کبیر از سیّدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد جلد ہشتم ٹائٹل کا اندرونی صفحہ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

بہترین تحفہ : تفسیرِ کبیر کی پہلی جلد کی اشاعت پر حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا:
'یہ تفسیر ایک بہترین تحفہ ہے جو دوست دوست کو دے سکتا ہے۔ایک بہترین تحفہ ہے جو خاوند بیوی کو اور بیوی خاوند کو دے سکتی ہے۔باپ بیٹے کو دے سکتا ہے، بھائی بہن کو دے سکتا ہے۔یہ بہترین جہیز ہے جو لڑکیوں کو دیا جا سکتا ہے'۔ (الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء)

حضرت مصلح موعود کی پاکیزگی اور تعلق باللہ پر شاہد: قرآنی اصول مندرجہ سورۃ واقعہ ۵۶ آیت ۸۰ کے تابع کہ
'اس کے اعلیٰ درجہ کے مخفی اسرار صرف ان پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کئے گئے ہوں'۔
(قرآنِ کریم اردو ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۹۹۰ حاشیہ)
تفسیرِ کبیر سے عیاں حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا تبحرِ علمی ، فہمِ قرآن اور بے انت خداداد علم وعرفان سب آپ کے تعلق باللہ پر ایک لازوال گواہ ہیں۔اس کے مطالعہ سے ہر قاری جہاں ایک طرف قرآنِ کریم کے بے پایاں بحرِ علم سے ہم کنار ہوتا ہے وہیں وہ آپ کی پاکیزگی پر بھی شاہد ہو جاتا ہے۔

تفسیرِ کبیر کی عظمت کا اعتراف : تفسیرِ کبیر پڑھنے والے ہمیشہ اس کے اعلیٰ مضامین کے معترف رہے ہیں۔۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء کے اخبار صدقِ جدید لکھنؤ میں دکن کے ایک ایڈووکیٹ کا ایک خط شائع ہوا جس میں انہوں نے لکھا کہ ایک سیاسی قید کے دوران تفسیرِ کبیر پڑھ کر وہ جیل ہی میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئے ہیں۔
برِ صغیر کے مشہور ادیب علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے ۱۹۶۳ء میں تفسیرِ کبیر کی ایک جلد کے مطالعہ کے دوران حضور کو لکھا کہ:
"تفسیرِ کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ

نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا'۔

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء بحوالہ تاریخِ احمدیت جلد ۸ از حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ نمبر ۱۵۷ نظارتِ اشاعت ربوہ)

۴۔ انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآنِ مجید :

خدمتِ قرآن کے دائرے کو وسیع تر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے قرآنِ مجید کے انگریزی ترجمہ کا اہتمام فرمایا اور یہ کام حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے سپرد کیا۔ جنہوں نے حضور کے نوٹس کی مدد سے انگریزی ترجمہ اور تفسیر لکھی۔ اس غرض سے حضرت مولوی صاحب ۳ سال انگلینڈ میں بھی رہے۔ بعد میں مکرم ملک غلام فرید صاحب نے آپ کی مدد کی۔ یہ ترجمہ و تفسیر تین جلدوں میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۳ء کے درمیان شائع ہوئی۔ اس کام پر مجموعی طور پر پچاس برس لگے۔

پذیرائی : اس ترجمہ کی علمی حلقوں میں خوب پذیرائی ہوئی۔ مثلاً پروفیسر گب (Prof. H.A.R. Gibb) نے لکھا:

'یہ ترجمہ قرآنِ مجید کو انگریزی زبان کا جامہ پہنانے کی ہر سابقہ کوشش کے مقابلہ میں زیادہ قابلِ تحسین ہے'۔

(بحوالہ تاریخِ احمدیت جلد ۹ از مولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ نمبر ۸۶۶ نیا ایڈیشن نظارتِ اشاعت ربوہ)

قرآن کریم کے دیگر تراجم : خدمتِ قرآن کے اسی مشن کے تحت حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی ہدایات و راہنمائی پر آپ کے دور مبارک میں ۱۵ اور زبانوں میں بھی قرآنِ مجید کے تراجم ہوئے جن میں بڑی زبانیں: جرمن ، ڈچ ، سواحیلی اور فرانسیسی بھی شامل ہیں۔

۵۔ تفسیرِ صغیر :

تفسیر کبیر کا کام جاری تھا لیکن اس کی تکمیل میں ممکنہ دیر کے پیشِ نظر حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے مناسب جانا کہ قرآنِ کریم کا ایک بامحاورہ سلیس ترجمہ کیا جائے۔ بڑی عمر میں جب کمزوریٔ صحت کے سبب ڈاکٹر آپ کو آرام کا مشورہ دے رہے تھے آپ نے خدمتِ قرآن کے اس بڑے کام کا بیڑا اٹھایا اور یوں سب کو تفسیرِ صغیر جیسی عظیم نعمت مہیا ہوئی۔ یہ ترجمہ دسمبر ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔

حضرت مصلحِ موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے عربی زبان کی باریکیوں اور قواعد کے اندر رہ کر تفسیرِ صغیر میں ایسا مربوط اور مسلسل ترجمہ کیا کہ ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے اور قرآنِ مجید کا حسن دیکھ سکتا ہے۔ تفسیرِ صغیر کا باقاعدہ قاری اپنی قرآن فہمی میں ترقی کرتا اور قرآنِ مجید سے قریب تر ہو جاتا ہے۔

آپ کی خدمتِ قرآن کا اعتراف :

حضرت مصلحِ موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی تمام تر زندگی خدمتِ قرآن میں بسر ہوئی جس کا اعتراف غیروں نے بھی کیا چنانچہ

مشہور مُفسرِ قرآن علامہ عبدالماجد دریا آبادی مدیر صدقِ جدید نے آپ کی وفات پر حضور کی خدمتِ قرآن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا :

'قرآن اور علومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں۔اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے'۔

(صدقِ جدید لکھنؤ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء بحوالہ سوانح فضلِ عمر جلد سوم از عبدالباسط شاہد صفحہ نمبر ۲۶۸ فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

خدمتِ قرآن کا اصل مقصود :

حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی اس عظیم خدمتِ قرآن کا مقصود یہی تھا کہ اس سے استفادہ کرنے والے سب لوگ قرآن سے اپنے تعلق کو بڑھائیں اور اس بارے میں آپ کی چند نصائح ہی اس بیان کا بہترین حرفِ آخر ہیں۔فرمایا :

'ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا۔یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کو مبعوث فرمایا اور یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنا ہماری جماعت کا اوّلین فرض ہے'۔

(سیرِ روحانی تقریر فرمودہ جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۹۱-۹۲ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

'قرآن شریف دل سے تعلق رکھتا ہے۔اپنے دلوں کو کھولو اور اس کی طرف توجہ کرو۔جب تک دل نہ کھلے گا اُس وقت تک یہ نور نہیں مل سکتا۔ساری برکتیں اسی میں ہیں اسلئے اس طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے'۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل یکم فروری ۱۹۳۴ء بحوالہ خطباتِ محمود جلد ۱۵ صفحہ ۳۶ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

'اصلاحِ نفس اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک قرآنِ کریم کا مطالعہ نہ ہو۔قرآن جان ہے سارے تقویٰ و طہارت کی۔قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت قلب میں وہ تغیر پیدا کر دیتی ہے جو دنیا کی ہزار کتابیں نہیں کر سکتیں'۔

(تقریر دل پذیر فرمودہ جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۷ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۹۱-۹۲ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

'قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کیلئے ہے۔پس ان نوٹوں میں اگر کوئی خوبی پاؤ تو انہیں پڑھو پڑھاؤ اور پھیلاؤ۔عمل کرو عمل کراؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔یہی اور یہی ایک ذریعہ (دینِ حق) کے دوبارہ احیاء کا ہے۔۔۔تم اس کو زندہ کرو۔وہ تم کو اور تمہاری نسلوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشے گا۔اُٹھو کہ ابھی وقت ہے دوڑو کہ خدا کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہے' ۔

(نوٹ بعنوان 'کچھ تفسیرِ کبیر کے متعلق'، تفسیرِ کبیر جلد سوم از سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، صفحہ نمبر د، شائع کردہ نظارت اشاعت، ربوہ)

خدمتِ قرآن کے لئے دعا :

حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کے دل میں جو تڑپ تھی کہ ہر احمدی خدمتِ قرآن پر کمربستہ ہو جائے اس کا کیا ہی عجیب اظہار یہ شعر ہے جس میں ماضی کے ایک بڑے مفسرِ قرآن علامہ فخرالدین رازیؒ کے حوالہ سے حضور نے یوں دعا کی ہے :

؎ پانی کر دے علومِ قرآن کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) پر بے شمار برکتیں نازل کرے اور آپ کی اس دعا کا مصداق بناتے ہوئے ہم سب کو علمِ قرآن سیکھنے اور خدمتِ قرآنِ کریم کی اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین